احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۶۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | منگل: ۲۵ رجب ۱۴۱۳ھ، ۱۹ صلح ۱۳۷۲ ہش، ۱۹ جنوری ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۶

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے لئے دعا کی درخواست

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کی صحت مسلسل گر رہی ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔
احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت شیخ صاحب کی صحتیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ایک شخص کی دو بیویاں تھیں۔ بیویوں میں باہم نزاع ہو جانے پر ایک بیوی خود بخود بلا اجازت اپنے گھر میکے چلی گئی۔ وہ شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مَیں طلاق دے دوں۔ مَیں نے سوچا کہ یہ معاملات بہت باریک ہوتے ہیں۔ سوکن کو بڑی بڑی تلخیاں اٹھانی پڑتی ہیں اور بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ بعض عورتیں اپنی مشکلات کی وجہ سے خودکشی کر لیتی ہیں۔ جس طرح سے دیوانہ آدمی مرفوع القلم ہوتا ہے اسی طرح سے یہ بھی ایسے معاملات کی وجہ سے مرفوع القلم اور واجب الرحم ہوتی ہیں۔ کیونکہ سوکن کی مشکلات بھی دیوانگی کی حد تک پہنچا دیتی ہیں۔

اصل بات یہ تھی کہ وہ شخص خود بھی دوسری بیوی کی طرف ذرا زیادہ التفات کرتا تھا اور وہ بیوی بھی اس بیچاری کو کوستی اور تنگ کرتی تھی۔ آخر مجبور ہو کر اور ان کی مشکلات کی برداشت نہ کر کے چلی گئی۔ چنانچہ اس شخص نے خود اقرار کیا کہ واقعی یہی بات تھی اور اپنے ارادے سے باز آیا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۹۸)

ہمیں حکم ہے کہ اپنے رب کی طرف جھکو

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

پس اصل ذات اللہ ہی کی ہے جو انسان کی ربوبیت تو کرنا چاہتا ہے اور اس نے یہ حکم بھی جاری کیا ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر کسی شخص کی ترقی (روحانی و جسمانی) میں اس کی پیدا کردہ کوئی چیز روک نہ بنے لیکن بہت سے ایسے بدقسمت انسان بھی ہوتے ہیں جو اپنے ہی کئے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں اور ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے اس کی خدمت پر لگایا ہوتا ہے وہی اس کے ایذاء کے درپے ہو جاتی ہے۔ وہ اسے دکھ پہنچانے لگتی ہے۔ اسے زندگی اور حیات سے دور کر دیتی ہے اور اسے نور سے کھینچ کر اندھیروں میں لے جاتی ہے اسے خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل نہیں ہونے دیتی بلکہ شیطان کے پیچھے اسے لگا دیتی ہے اور جہنم کی طرف اس کا منہ کر دیتی ہے۔ جسمانی دکھ یا تکالیف ہوں یا روحانی طور پر ناکامیاں اور نامرادیاں ہوں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور منشاء اور اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہی ہوتے ہیں۔

پس ہمیں حکم ہے کہ اپنے رب کی طرف جھکو۔ اس سے یہ التجا کرو کہ تیری ربوبیتِ تامہ سے ہم کامل فیض حاصل نہیں کر سکتے جب تک تیری حفاظت میں نہ آ جائیں۔ جب تک کہ تیری نصرت اور تیری مدد ہمارے شامل حال نہ رہے۔ جب تک کہ تو ہمیں اپنی رحمت سے نہ نوازتا رہے حفاظت کے معنی ہیں ضائع ہونے سے بچانا اور اللہ تعالیٰ بڑی وضاحت سے (کلام الٰہی) میں فرماتا ہے کہ ہر چیز کو ضائع ہونے سے بچانے کا کام خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ اور اپنی ربوبیتِ تامہ کو انسان کے لئے کمال تک پہنچانے کی خاطر اسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ اور جب تک وہ خدا تعالیٰ کی اس حفاظت میں نہ آ جائے اس وقت تک ہر وقت ضائع ہونے کا خوف رہتا ہے۔ مثلاً ہمارا صدقہ و خیرات ہے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو تو (احسان و ایذا) سے بچتے ہوئے صدقہ و خیرات کی حفاظت ہو جاتی ہے۔

اگر ہماری (عبادتیں) ریاء سے پاک نہ ہوں تو ان کی حفاظت نہیں ہو سکتی جب تک انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ توفیق نہ ملے کہ وہ ریاء اور نمائش سے بچتا رہے اس وقت تک اس کی ظاہری عبادتیں (۔) اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں نہیں ہوتیں۔
غرض اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو ربوبیتِ تامہ کی خاطر اور ہر انسان کو اس کی استعداد کے مطابق کمال تک پہنچانے کے لئے اپنی حفاظت میں لے لیتی ہے۔ اور جس وقت اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے اس وقت اس کے لئے یہ ممکن ہوتا ہے کہ وہ اپنے روحانی اور جسمانی کمالوں تک پہنچے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۴ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

تصحیح

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۲ء کے لئے لندن سے ٹیلی کاسٹ کئے گئے افتتاحی خطاب، مطبوعہ الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۹۳ء کے صفحہ نمبر ۲ کالم نمبر ۲ سطر نمبر ۲۲ میں "امیر" کے لفظ کو "دیر" پڑھا جائے۔
(ایڈیٹر)

درخواستِ دعا

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید لکھتے ہیں:۔
خاکسار کی اہلیہ صاحبہ عرصہ ڈیڑھ سال سے بعارضہ فالج بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بیماری کی کیفیت میں نشیب و فراز ہوتا رہتا ہے۔ لیکن جس محبت اور اخوت کے جذبہ سے مخلصین جماعت بیمار پرسی اور دعائیں کرتے رہتے ہیں وہ ہم سب عزیز و اقارب کے لئے بہت تسکین کا باعث ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔
جملہ قارئین کرام سے دعائیں جاری رکھنے کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر جلد انہیں شفاء کاملہ سے نوازے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹ ۔ صلح ۱۳۷۲ ہش ۱۹ ۔ جنوری ۱۹۹۳ء

دو طرفہ محبّت

جو کچھ ہمیں ملتا ہے وہ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ نہ ملتا ۔ کسی اور کو ملا ہے یا نہیں ہمیں تو مل گیا ۔ تو پھر یہ ہوئی نا ۔ شکر کرنے کی بات خدا تعالیٰ کا شکر کرنے کی بات ۔ دراصل انسان کو خدا تعالیٰ کا پتہ تو ان باتوں سے بھی لگ جاتا ہے جو دوسروں کے ساتھ وقوع پذیر ہوتی ہیں ۔ وہ باتیں رنج کی ہوں یا راحت کی ۔ لیکن اس کی ذات پر یقین ان باتوں سے پیدا ہوتا ہے جو ہمارے ساتھ وقوع پذیر ہوں ۔ دوسروں کے ساتھ ہونے والی باتوں کو تو ہم خوش ذوقی بھی کہہ سکتے ہیں اور واہمہ بھی ۔ لیکن جب کوئی واقعہ ہمارے اپنے ساتھ ہوتا ہے تو ہم کو اس کے وقوع پذیر ہونے کا بھی یقین ہوتا ہے ۔ اور اس کی کیفیت بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتی ہے بلکہ دل کی تہ تک اُتر جاتی ہے ۔

پس اگر ہمارے دل میں شکر کے جذبات پیدا ہونے شروع ہو جائیں تو ہم دیکھیں گے کہ ہر لمحہ اور ہر قدم اللہ تعالیٰ کا ہمارے ساتھ سلوک احسان اور محبّت کا ہے ۔ بات ہے سمجھ کی ۔ سمجھ آ جانے کے بعد رنج بھی احسان کا باعث ہوتا ہے اور راحت بھی ۔ اور راحت یقیناً کہیں زیادہ ہوتی ہے اور رنج انتہائی طور پر کم ۔ اگر رنج زیادہ ہو تو زندگی ایک قدم آگے نہ چل سکے ۔ ہمہ وقت راحت ہی راحت ہوتی ہے ۔ ہر بات ہماری بھلائی کے لئے ہوتی ہے ۔ ہر بات ہماری ترقی پر منتج ہوتی ہے ۔ شکر ہی کی تو بات ہے یہ ۔

اور جب انسان کے دل میں شکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں ، تو یہ دراصل محبّت کو فروغ دیتے ہیں ۔ اطاعت میں ضروری نہیں کہ محبّت کا جذبہ شامل ہو ۔ اطاعت طوعاً بھی ہو سکتی ہے ۔ اور اطاعت کرہاً بھی ہو سکتی ہے لیکن شکریہ کے جذبات محبّت ہی محبّت پیدا کرتے ہیں ہم اس شخص یا اس ذات کے ممنون ہوتے ہیں جو ہمارے ساتھ نیکی یا بھلائی کرتا ہے ۔ اور یہ ممنونیت کا جذبہ ہمارے دل میں محبّت کے جذبات پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے ۔

پس اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا صرف شکر ہی کے لئے نہیں ۔ بلکہ اس سے محبّت پیدا کرتے اور اس محبّت کو قائم رکھنے اور اسے بڑھانے میں مدد دیتا ہے ۔ اگر ہم اپنے ساتھ ہونے والے ہر واقعہ پر غور کریں تو ہم اللہ تعالیٰ کا شکر کریں گے اور اس سے محبّت بھی فروغ پائے گی ۔ گویا کہ شکریہ بھی اور محبّت بھی ۔ اور محبّت صرف ہماری طرف سے نہیں ہوگی ۔ شکریہ کے جذبات کے ساتھ جو محبّت پیدا ہوگی وہ یقیناً دو طرفہ ہو گی ۔ ہماری خدا سے محبّت ۔ خدا کی ہم سے محبّت ۔

کوئٹہ کے سب مکینو شکریہ صد شکریہ
آپکی ٹھنڈی ہوائیں ہم نے کر لی ہیں وصول
آپ بھی تیار رہیئے موسم گرما میں ہم
بھیج دیں گے آپ کو گرمی کا تحفہ اور دھول

الوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس حرص و آز کے کوچہ میں دانا دامن کو بچاتے ہیں
یہ کیچڑ اتنا پھیلا ہے کچھ چھینٹے پڑ ہی جاتے ہیں

کب اہلِ ضبط مظالم کا شکوہ ہونٹوں پر لاتے ہیں
پھولوں کو تو دیکھو کانٹوں سے ہنس ہنس کے نبھائے جاتے ہیں

جو ٹھنڈی نرم گھنی پلکوں کی چھاؤں میں راحت پاتے ہیں
وہ گرم نظر کی گرمی سے پژمردہ بھی ہو جاتے ہیں

وُہ جن پہ حیاتِ فانی کی منزل روشن ہو جاتی ہے
وہ ایک ذرا سی لغزش پر تا عُمر یہاں پچھتاتے ہیں

یہ کون کہے نادانوں سے یہ دولت ڈھلتی چھاؤں ہے
یہ گرم اور سرد ہواؤں کے جھونکے ہیں آتے جاتے ہیں

غمخوار ہیں جتنے دنیا میں بے لوث محبت کرتے ہیں
خود علم نہیں ہوتا جن کو یہ ان کا غم بھی کھاتے ہیں

جو صدق و صفا کی راہوں میں پر عزم توکّل کرتے ہیں
وُہ جذبِ شوقِ منزل سے منزل کو کھینچ کے لاتے ہیں

جب دُنیا خوابِ مستی میں اے فیضؔ سبھی سو جاتی ہے
ہم اپنی پلکوں پر اُس دم اشکوں کے دیپ جلاتے ہیں

فیضؔ چینگوی

اللہ تعالیٰ مخلصین کے اموال میں برکت دے

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر ہذا کی پیش کردہ فہرست وعدہ جات پر حسب ذیل ارشادات سے نوازا ہے :-

فرمایا : " آپ کی ارسال کردہ رپورٹ وعدہ جات تحریک جدید موصول ہوئی ۔ اللہ تعالیٰ مخلصین کے اموال میں برکت دے ، قربانیوں کو قبول فرمائے ، وعدوں کے پورا کرنے کی توفیق بخشے اور غیر معمولی فضلوں کی بارش نازل فرمائے ۔ تمام کارکنوں کو محبت بھرا اسلام ۔ "

جن جماعتوں نے ابھی تک تحریک جدید کے وعدہ جات نہیں بھجوائے وہ جلد از جلد بھجوا دیں ۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

علم را عالم بتے دارد براہ
بُت پرستی ہاکند شام و پگاہ

عالموں نے اپنے علم کو بت بنایا ہوا ہے اور وہ صبح و شام بت پرستی میں مشغول ہیں

گر بعلمِ خشک کارِ دیں بُدے
ہر لئیمے رازدارِ دیں بُدے

اگر خشک علم پر ہی دین کا دارو مدار ہوتا تو ہر نالائق انسان دین کو پوری طرح سمجھنے لگتا۔ گویا کہ وہ اس کا محرمِ راز ہے۔

یارِ ما دارد بباطن ہا نظر!
ہاں مشو نازاں تو با فخرِ دگر

ہمارا یار یعنی اللہ تعالیٰ تو باطن پر نظر رکھتا ہے تو اپنی کسی اور خوبی پر فخر نہ کر۔

ہست آں عالیجنابے بس بلند
بہرِ وصلش شور ہا باید فگند

وہ بارگاہ نہایت اونچی اور عالی شان ہے۔ وہاں تک رسائی حاصل کرنے کے لئے بہت آہ و زاری کرنی پڑتی ہے۔

زندگی در مُردن و عجز و بکاست
ہر کہ اُفتاد ست او آخر بخاست

زندگی مرنے اور انکسار اور گریہ وزاری میں ہے جو شخص اپنے آپ کو گرا دیتا ہے وہی دراصل زندہ ہو کر پھر اٹھایا جاتا ہے۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی ہے کہ علم بے شک اپنی جگہ اہمیت رکھتا ہے لیکن جو لوگ علم پر ناز کرنے لگتے ہیں اور وہ اپنے علم ہی کو سب کچھ سمجھنے لگتے ہیں وہ دراصل اپنے علم کو ایک بت بنا لیتے ہیں وہ اسی کو اپنا خدا سمجھتے ہیں اور گویا کہ وہ اسی کی صبح و شام پرستش کرتے ہیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ جہاں تک علم کا تعلق ہے اگر خشک علم ہی دین کا مدار ہوتا تو خشک علم تو ہر شخص حاصل کر سکتا ہے اس لئے ہر شخص دین کا رازدار ہو جاتا باوجود اس کے کہ اس کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق قائم نہ ہوتا۔ محض علم حاصل کر کے وہ دین کا رازدار بن جاتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ خشک علم انسان کے کام نہیں آسکتا جب تک اسے اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے علم عطا نہ کرے اور جب تک اللہ تعالیٰ اس کے علم میں برکت نہ ڈالے اس وقت تک وہ اپنے علم سے دین کے رازوں کو نہیں سمجھ سکتا۔ حضور فرماتے ہیں کہ ہمارا یار یعنی خدا تعالیٰ تو دل پر نظر رکھتا ہے جس کا دل پاک اور صاف ہے اس نے بے شک دنیا کا ظاہری علم حاصل نہ کیا ہو اسے اللہ تعالیٰ قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ تو بھی اپنے دل کو پاک اور صاف کر اور اس کے علاوہ کسی اور بات پر فخر نہ کر کیونکہ اور کوئی بات ایسی نہیں جو انسان کو خدا تعالیٰ کے قریب لے جائے جہاں تک خدا تعالیٰ کی ہستی کا تعلق ہے اس کا حاصل کرنا انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کی درگاہ بہت اونچی اور عالی شان ہے اس لئے اس کے حصول کے لئے انسان کو آہ و زاری کرنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی پڑتی ہے کہ وہ خود انسان کو ایسی بلندیوں تک پہنچا دے جہاں اسے خدا کا وصال نصیب ہو جائے۔ اور اس آہ و زاری کا اصل طریق یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو مردہ سمجھے یعنی اپنی زندگی پر ناز نہ کرے اور اس میں عجز و انکسار ہو۔ وہ خدا تعالیٰ کے آگے رو دے کیونکہ اگرچہ بظاہر یہ باتیں ایسی ہیں کہ ان کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ جو یہ کرتا ہے۔ وہ گر پڑتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں جو شخص گر پڑتا ہے وہی آخر زندہ کیا جاتا ہے اور گری ہوئی حالت سے اٹھایا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہمیں اپنی طرف سے علم عطا کرے اور جو علم ہمیں عطا کیا جائے اسے بابرکت کرے۔ ہم اپنے دلوں کو پاک صاف کر سکیں اور خدا تعالیٰ کے وصل کے لئے عاجزی اختیار کرتے ہوئے اس کے آگے گڑگڑائیں کہ وہ خود ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمیں اپنی بارگاہ تک لے جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔ سین

کشمیر ایکشن کمیٹی

کشمیر ایکشن کمیٹی نے گذشتہ روز ایک قرارداد کے ذریعے اقوام متحدہ اور دیگر عالمی اداروں سے اپیل کی کہ وہ سکیورٹی کونسل کی ان قراردادوں پر عمل کروائیں جو ۱۹۴۹ء میں پاس کی گئی تھیں۔ اور جن کا تعلق کشمیر میں ریفرنڈم سے ہے۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے ان قراردادوں پر عمل درآمد نہ کروانے کی وجہ سے ہندوستان کی فوج مقبوضہ کشمیر میں ظلم ڈھا رہی ہے۔ کشمیر ایکشن کمیٹی نے ساری دنیا سے اپیل کی ہے کہ اگر یہ ظلم جاری رہا تو کہا جا سکتا ہے کہ دیگر علاقے بھی اسی قسم کی کارروائیوں میں ملوث ہو جائیں گے۔ اس ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ یہ بات کہ اب کشمیریوں کی مزاحمت انتہا کو پہنچ گئی ہے اسی بات کی دلیل ہے کہ کشمیری کسی صورت میں بھی بھارتی حکومت کے ماتحت نہیں رہنا چاہتے۔ کم از کم انہیں یہ حق تو ملنا چاہیئے کہ وہ از خود فیصلہ کر سکیں کہ آیا وہ بھارت کے ساتھ رہیں گے یا پاکستان کے ساتھ۔ یا دونوں ملکوں سے قطع تعلق کر کے خود مختار آزاد ملک بن جائیں گے۔ اگرچہ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ خود مختار آزاد ملک بننے کے سلسلے میں سکیورٹی کونسل کی قراردادوں میں کوئی دفعہ شامل نہیں ہے۔ یاد رہے کہ اقوام متحدہ نے ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کو یہ قرارداد پاس کی تھی کہ وہاں آزادانہ رائے شماری ہونی چاہیئے تاکہ جموں اور کشمیر یہ فیصلہ کر سکیں کہ انہوں نے کس کا ساتھ دینا ہے۔

بدر۔۲، کی تیاریاں

بتایا گیا ہے کہ سپارکو کے سائنس دانوں نے بدر۔۲ کا لیبارٹری میں تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے کہ یہ کامیابی سے ہمکنار ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بدر۔۲ کو فضا میں ۱۹۹۴ء کے آغاز میں چھوڑا جائے گا۔ یہ بات سپارکو کے چیئرمین مسٹر سکندر زمان نے ایک ریڈیو نیوز کانفرنس کے موقع پر کراچی میں جمعہ کے روز بتائی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بدر۔۲ پاکستان کے پہلے سیٹلائٹ بدر۔۱ سے کسی قدر مختلف ہوگا۔ اس میں ایک ایسا سسٹم بھی موجود ہوگا کہ جس کے ذریعے جہت کو زمینی اشارے سے بدلا جا سکے گا۔ سپارکو کے چیف نے کہا کہ بدر۔۲ میں ایسا کیمرہ لگانے کی بھی تجویز ہے جو زمین کی تصاویر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس لیبارٹری ماڈل کے بعد ایک انجینئرنگ ماڈل بدر۔۲ کا بنایا جائے گا جس کے بعد اصل بدر۔۲ جسے فضا میں چھوڑنا ہے بنے گا۔ مسٹر سکندر زمان نے کہا کہ بدر۔۱ کی طرح بدر۔۲ بھی پاکستانی سائنس دانوں نے مقامی ذرائع کو کام میں لاتے ہوئے بنایا ہے۔ اور اس سلسلے میں بیرونی ٹیکنیکی امداد لینے کی ضرورت پیش نہیں آئی انہوں نے مزید کہا کہ جو تجربات کئے جا رہے ہیں وہ پاکستان کو مختلف طریق پر مفید ثابت ہوں گے۔ پاکستان کے نئے ٹیکنیکی اور سائنسی افرادی قوت بھی میسر آئے گی۔ جنہیں ان کے ذریعے تربیت حاصل ہو گی۔ ایک سوال کے جواب میں مسٹر سکندر زمان نے کہا کہ سپارکو کا مقصد یہ ہے کہ فضاء کو امن کے لئے استعمال کیا جائے۔ اور اسکے ذریعے ٹیکنیکی تحقیقات کو فروغ دیا جائے۔

کیا آپ نے مکرم چودھری ظہور احمد صاحب کی کتاب کشمیر کی کہانی پڑھی ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

مندرجہ ذیل خط انگریزی روزنامہ ڈان میں شائع ہوا۔ اس کے لکھنے والے نورالدین منیر ہیں انہوں نے کراچی سے یہ خط لکھا۔

Why Muslims lost Spain

CONQUERED by the valour of Tariq bin Ziad and Musabin Nusair and consolidated by the wisdom of Abdul Rahman Al-Dakhil, a scion of Banu Ummayya and his illustrious successors, the Muslim empire in Spain endured for nearly eight centuries.

Praising its achievements, Stanley Lane-Poole, in his book *'The Moors in Spain'* says, "For nearly eight centuries, under her Mohammaden rulers, Spain set to all Europe a shining example of a civilized and enlightened state. Students flocked from France and Germany and England to drink from the fountains of learning which flowed only in the cities of the Moors."

But then the Empire was irretrievably lost. All its glory based on its advances in arts and sciences vanished. Analysing the causes of its downfall, Stanley Lane-Poole stresses the following two factors

Tribalism, i.e., rivalry between different Arab and Berber tribes which led them to destroy each other with the help of the adjoining Christian Powers.

Sectarianism, which fomented a deadly spirit of intolerance, dividing one sect from the other on difference of doctrinal interpretation and declaring each other liable to death on this account.

This process of self-destruction, initiated by the Muslims themselves was finally completed by Ferdinand of Aragon and Isebella of Castile who captured Granada in January 1492 and ousted them from their last stronghold and refuge.

It is noteworthy that at one time the safety and solidarity of Europe was also in jeopardy due to similar causes like religious bigotry and fanaticism. Its history is full of horrifying tales of murders in the name of religion. Catholics killed Protestants in the crowded streets of Paris as is done in Pakistan at the instance of obscurantist Mullahs.

But the Europeans met this challenge wisely. Intellectuals of courage and influence like Voltaire crusaded against this trend and made sanity prevail. Persecution on doctrinal differences was stopped by legislation and all sects were given equal rights.

Pakistan today is also beset with these ills. According to Press reports the US is considering to declare it a terrorist state, which will deprive it of financial aid from many sources, crippling its economy beyond imagination. It will become difficult for it even to feed its people adequately.

To meet this challenge, it is imperative to set our own house in order. Necessary steps need to be taken to promote internal unity and cohesion. Public opinion requires to be influenced in favour of toleration. Appropriate legislation should be enacted to rescind all discriminatory laws. Only then can Pakistani citizens be welded into one nation. If we fail to do so the verdict of history is not far to seek.

NUR-UD-DIN MUNEER
Karachi

DAWN FRIDAY, JANUARY 8, 1993

فتح تو طارق بن زیاد اور موسیٰ بن نصیر کی مردانگی نے کیا اور مستحکم عبدالرحمان الداخل جو کہ بنو امیہ کے ایک بڑے جواں مرد تھے۔ اور اس کے نامور جانشینوں نے کیا۔ مسلم سپین کی اسلامی سلطنت تقریباً ۸۰۰ سال تک قائم رہی۔ اس حسن کارکردگی کی تعریف کرتے ہوئے سٹینلے پول اپنی کتاب "دی مورز ان سپین" میں کہتا ہے۔ تقریباً آٹھ صدیوں تک اسلامی حکمرانوں کے ماتحت سپین نے سارے یورپ کو ایک تابدار مثال پیش کی کہ مہذب اور روشن خیال سلطنت کیسی ہونی چاہیئے۔ فرانس جرمنی اور انگلستان سے طلباء یہاں آتے تھے۔ تاکہ علم کے چشموں سے اپنے آپ کو سیراب کریں۔ وہ علم کے چشمے جو مورز کے شہروں میں بہتے تھے۔ لیکن بعد ازاں یہ سلطنت اس طرح ہاتھ سے نکل گئی کہ واپس آنے کا کوئی امکان نہ رہا۔ اسکی شاندار روایات جن کی بنیاد فنون اور سائنس پر تھی۔ اس کے زوال کے اسباب پر بحث کرتے ہوئے سٹینلے لین پول نے مندرجہ ذیل امور پیش کئے ہیں۔ قبائلی جھگڑے یعنی عرب اور بربر قبیلوں کے آپس میں مناقشات جنہوں نے ایک دوسرے کو برباد کرنے کی کوشش کی اور ایسا عیسائی طاقتوں کے ساتھ مل کر کیا گیا۔ فرقہ واریت جس سے غیر رواداری کی روح کو بھڑکایا گیا۔ ایک فرقے کو دوسرے فرقے کے خلاف کیا گیا۔ جبکہ ان کے اختلافات عقائد کی تشریح سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے ایک دوسرے کو اسی کی بناء پر واجب القتل قرار دیا۔ خود شکستگی کا عمل جو مسلمانوں نے خود ہی شروع کیا تھا۔ آخر کار آراگون کے فرڈی ننینڈ اور کسٹیلا کی ازابیلا کے ہاتھوں مکمل ہوا۔ جنہوں نے جنوری ۱۴۹۲ء میں قرطبہ کو فتح کر لیا اور ان کے مضبوط گڑھ سے نکال دیا۔ (یعنی مسلمانوں کو ان کے مضبوط گڑھ سے نکال دیا) یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ ایک وقت میں یورپ کی حفاظت اور اس کا استحکام بھی انہی وجوہات پر خطرے میں تھے۔ مذہب کا تعصب اور کٹرپن سامنے آ رہے تھے۔ اسکی تاریخ رونگٹے کھڑے کر دینے والی ایسی کہانیوں سے بھری پڑی ہے جن میں مذہب کے نام پر خون بہائے گئے۔ کیتھولکس نے پروٹسٹنٹ کو پیرس کے بھرے بازاروں میں قتل کیا۔ جیسا کہ پاکستان میں غیر معروف ملّانوں کے حکم پر کیا جاتا ہے۔ لیکن یوروپین لوگوں نے نہایت عقلمندی سے اس چیلنج کا مقابلہ کیا۔ دانش وری حوصلہ اور اپنی اثر انگیزی کی وجہ سے جن کی ایک مثال والٹیئر میں ہے اس میلان کو کچلنے میں کامیاب ہو گئے اور ہوش مندی کا دور دورہ شروع ہو گیا جہاں تک اعتقادی اختلافات کی بنیاد پر ایک دوسرے پر ظلم کرنے کی روایت کا تعلق ہے اسے قانون کے ذریعے ختم کیا گیا۔ اور تمام فرقوں کو برابر کے حقوق دئے گئے۔ موجودہ وقت میں پاکستان کو بھی یہی خرابیاں درپیش ہیں۔ اخباری رپورٹوں کے مطابق امریکہ پاکستان کو دہشت گرد ریاست قرار دینے کے متعلق سوچ رہا ہے جسکی وجہ سے کئی ذرائع سے اسے جو امداد ملتی ہے وہ بند ہو جائے گی۔ اور اسکی اقتصادیات بہت زیادہ کچلی جائیں گی یہ اپنے باشندوں کے خورونوش کا بھی پورے طور پر انتظام نہیں کر سکے گا۔ اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے گھر کا بہتر انتظام کریں۔ ضروری اقدامات کئے جانے چاہئیں تاکہ اندرونی اتحاد قائم ہو۔ عوام الناس کے خیالات پر اثر اندازی کی ضرورت ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کو برداشت کر سکیں مناسب قوانین بنانے کی ضرورت ہے اور تمام غیر مناسب امتیازی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔ صرف یہی ایک صورت ہے۔ جس سے پاکستانی شہریوں کو ایک قومیت دی جا سکتی ہے۔ اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو یاد رکھئے کہ تاریخ کے فیصلہ کو ہمیں زیادہ تلاش نہیں کرنا پڑے گا۔ یعنی وہ از خود نافذ ہو جائے گا۔

غلام کبریا صاحب کراچی انگریزی روزنامہ ڈان ۲ جنوری ۱۹۹۳ء میں لکھتے ہیں مسلمانوں کو جب بھی کوئی دھچکا لگتا ہے۔ بوسنیا، بابری مسجد یا کسی اور مقام پر۔ یہ سنتے ہی آنے لگتا ہے کہ یہ سب کچھ یہودی ہندو سازشیں ہیں ہم یہ نہیں کہتے کہ ایسا نہیں ہوتا ہوگا۔ لیکن کیا ترکی کی ۱۶۸۳ء کی شکست۔ (ویت نام کا محاصرہ) سے لے کر اب تک مسلمانوں کی ناکامیوں کی بھی ایک وجہ ہے اور مسلمان ہمیشہ اتنے کمزور اور بے بس رہے ہیں کہ وہ ایک بھی سازش کا توڑ نہیں کر سکے۔ خاص طور پر ان ایام میں بھی جب ترکوں اور مغلوں کی دنیا بھر میں سب سے بڑی سلطنتیں تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی ناکامیاں بہت پہلے سے شروع ہو گئی تھیں۔ جب وہ اپنے مضبوط قدموں کے باوجود سپین سے نکال دیئے گئے تھے۔ ان کے نکل جانے کے آخری ایام میں مسلمانوں نے جن کی طاقت کمزور ہو رہی تھی قرطبہ اس سے بہت پہلے ان کے ہاتھوں سے نکل چکا تھا۔

انتظامیہ میں سب سے پہلا سبق یہ ہوتا ہے کہ جب آپ کی انڈسٹری میں نقصان ہونے لگے تو آپ اپنی غلطیاں تلاش کریں۔ قوم بھی ایک بہت بڑی انڈسٹری ہوتی ہے۔ مسلمانوں میں ایسے دانشور نظر نہیں آتے۔ جو قوم کا تجزیہ کریں اور غلطیوں کی نشاندہی کریں۔ مغرب میں ایک شکست خوردہ سیاسی پارٹی بھی اپنی غلطیوں کے متعلق تحقیقات شروع کر دیتی ہے جب جنگوں میں شکست ہوتی ہے تو اہل علم تجزیہ میں مصروف ہو جاتے ہیں کہ اُن کے ڈسپلن میں کیا کیا خرابیاں رہ گئیں اور وہ ان باتوں کے حل پیش کرتے ہیں اور ایسا کرنے کے لئے وہ کتابوں پر کتابیں تصنیف کرتے چلے ہیں جرمن مؤرخ اور سماجی کارکن اور دوسرے صاحب جو ڈسپلن کے ماہر ہیں نے اپنی دوسری عالمگیر جنگ میں شکست کے بعد اتنی کتابیں لکھیں کہ لائبریریاں بھر گئیں آپ ۱۹۷۱ء میں پاکستان کی شکست کا معاملہ لے لیجئے۔ سوائے کالم نویسوں کے چند ایک مضامین اور چند ایک کتابوں کے جو پیشہ وروں نے لکھیں تاکہ وہ یہ سمجھا سکیں کہ ہتھیار کیوں ڈالے گئے اور کچھ نہیں ہوا۔ چند ایک لکھنے والے ایسے بھی تھے جنہوں نے ایسے دلائل دینے چاہے جن سے معذرت خواہی ٹپکتی تھی لیکن صاحب علم لوگوں نے پلنگ کے پاس رکھا ہوا ایک ریک پر کرنے کے لئے بھی کتابیں نہیں لکھیں لائبریریاں بھرنے کی بات اور ہے حمود الرحمٰن کمیشن کی رپورٹ اس طرح چھپائی جا رہی ہے جس طرح مجرم اپنے جرم

باقی صہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام باری سیف

حکمت و دانش کی باتیں

کسی شخصیت کی عظمت کا اندازہ اس کے اقوال سے کیا جاتا ہے۔ انسان کی بصیرت، علم کی وسعت اور روشنی اس کے کلام سے ظاہر ہوتی ہے۔ انسانی علم و دانش کے ساتھ جب آسمانی اور ایمانی بصیرت ملتی ہے تو نورٌ علیٰ نور کا محاورہ اس پر صادق آتا ہے۔ ایسے انسان کے کلام کی سطح پر عنبر تیرتا ہے تو گہرائی سے موتی حاصل ہوتے ہیں۔ حضرت علیؓ اگر فصاحت و بلاغت میں یکتا تھے تو علم و دانش کا بھی آپ مجسمہ تھے، آپ کے اقوال، فرامین اور وصایا سے چند اقوال پیش کئے جاتے ہیں

تقویٰ اور محنت

فرماتے ہیں: اللہ کے بندو! خدا کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور خوب محنت اور کوشش کرو۔ موت خواہشات کو منقطع کرنے اور لذتوں کو برباد کرنے والی ہے۔ اس سے قبل کام کر لو کہ دنیا کی نعمتیں ہمیشہ نہیں رہتیں اور اس کے ہم و غم کے تھپیڑوں سے کوئی بھی محفوظ نہیں۔

جہنم

جہنم کا ذکر آپ نے جس فصاحت و بلاغت سے کیا اس کے پڑھنے سے دل لرزنے لگتا ہے۔ طبیعت خوف کھاتی ہے۔

ترجمہ: جہنم ظاہر ہو گئی ہے اس کے کانٹے (جو مچھلی کے شکار کے لئے استعمال ہوتے ہیں) اور جوش و شور، اس کی کڑک کی ہلاکتیں اور بربادیاں، اس کا غیض و غضب اور انداز دیکھو۔ اس کی آگ بھڑک اٹھی ہے اور گرم پانی ابل رہا ہے۔ اور بادِ سموم شعلہ زن ہے۔ اس میں رہنے والا دم نہیں لے سکتا۔ (حلیۃ الاولیاء ص ۷۶)

شہد کی مکھی

فرمایا۔ "لوگو۔ تم شہد کی مکھیوں کی مانند ہو جاؤ۔ اگرچہ دوسرے طیور ان کو حقیر سمجھتے ہیں لیکن اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان کے پیٹ میں کیا نعمت و برکت ہے تو وہ ایسا نہ کرتے۔" (تاریخ الخلفاء لسیوطی ص ۱۲۷)

اس مثال میں کیا عجیب حکمت بیان ہے کہ بسا اوقات مخلوق میں سے دوسرے کے باطن کو نہ جاننے کی وجہ سے لوگ حقیر جانتے ہیں اور ان سے نفرت کی جاتی ہے۔

فرمایا۔

لوگو! اپنی زبان اور جسم میں وحدت پیدا کرو اور اعمال و قلوب میں تضاد نہ ہونے دو۔ آدمی کو وہی ملتا ہے جو وہ انجام دیتا ہے۔ (تاریخ الخلفاء لسیوطی ص ۱۲۷)

تقویٰ

لوگو! وہ کام کرو جو بارگاہِ ایزدی میں مقبول ہو۔ اور اعمالِ صالحہ بجا لانے کی کوشش کرو۔ کوئی عمل جو تقویٰ سے خالی ہو مقبول بارگاہ الٰہیہ نہیں۔ (تاریخ الخلفاء لسیوطی ص ۱۲۷)

عالم کون؟

فرمایا۔ عالم وہی ہے جو علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل کرے اور اس کا عمل اس کے علم سے مطابقت رکھے۔

(تاریخ الخلفاء ص ۱۲۷)

بہتر ورثہ

فرمایا۔ توفیق خداوند بہترین راہبر ہے اور خوش اخلاقی بہترین دوست اور عقل بہترین ساتھی اور تربیت بہتر ورثہ۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۷)

مسئلہ تقدیر

ایک بار ایک شخص نے آپ سے تقدیر کے بارہ میں دریافت کیا۔ فرمایا۔ تقدیر وہ تاریک راستہ ہے جس پر چلنا نا ممکن۔ اس نے پھر عرض کیا۔ مجھے بتلائیے تقدیر کیا ہے؟ فرمایا تقدیر گہرا سمندر ہے اس میں گھسنے کی کوشش نہ کرو۔ اس نے پھر باصرار اپنے سوال کو دہرایا تو فرمایا۔ تقدیر خدا کی رازوں میں سے ایک راز ہے جو تم سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ بس اس کی تفتیش نہ کرو۔ چوتھی بار اس نے سوال کیا تو فرمایا۔ تجھے خدا نے جیسے چاہا پیدا کیا یا جیسے تو نے نہ چاہا۔ اس نے عرض کی پروردگار نے جیسے چاہا۔ فرمایا پھر جیسے وہ چاہے گا تو عمل کرے گا۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۱۲۷، ۱۲۸)

مصائب صبر

فرمایا۔ رنج و مصائب کی بھی ایک انتہا ہے۔ اس لئے عقل مند کو چاہیئے کہ مصیبت کے نزول پر صبر کرے۔ تاکہ مصیبت اپنی مدت پر ختم ہو جائے۔ اس کی مدت کے خاتم سے قبل اس کے دور کرنے کی کوشش مزید مصائب لاتی ہے (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۸)

سخاوت کیا ہے؟

ایک شخص نے آپ سے سوال کیا۔ سخاوت کسے کہتے ہیں۔ فرمایا بغیر مانگے دینا سخاوت ہے اور مانگنے پر دینا بخشش۔

خوشامدی سے فرمایا۔

ایک بار کسی نے آپ کی تعریف میں بہت مبالغہ کیا۔ اس سے پہلے وہ کسی دوسری جگہ آپ کی مذمت کر چکا تھا۔ فرمایا۔

اس وقت تم جو تعریف کر رہے ہو میں ایسا نہیں۔ لیکن جو تمہارے دل میں ہے میں اس سے بہت بالا ہوں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۸)

گناہ کی سزا

فرمایا گناہ کی سزا یہ ہے کہ عبادت میں سستی پیدا ہو جاتی ہے اور رزق میں تنگی (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۸)

حلال کی خواہش

فرمایا۔ حلال کی خواہش اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کسبِ حرام چھوڑنے کی کوشش کرے۔

(تاریخ الخلفاء ص ۱۲۸)

آٹھ باتیں

جب ابن ملجم کے حملہ سے آپ زخمی ہوئے اور آپ نے یہ محسوس فرمایا کہ آپ اب جانبر نہ ہو سکیں گے تو اپنے بیٹے امام حسن سے فرمایا بیٹا! ہماری یہ آٹھ باتیں یاد رکھنا۔

(۱) سب سے بڑی دولت عقل و دانش ہے (۲) سب سے بڑا افلاس حماقت و بیوقوفی ہے (۳) سب سے بڑی گھبراہٹ اور مصیبت تکبر ہے (۴) اعلیٰ اخلاق سب سے بڑی شرافت اور کرامت ہے

دوسری چار باتیں یہ ہیں۔ بیوقوف کی رفاقت اور دوستی سے بچنا وہ نفع پہنچانا چاہے تو نقصان ہی پہنچے گا۔ جھوٹے سے دوستی نہ کرنا کہ وہ دور کو نزدیک اور نزدیک کو دور کر دیتا ہے۔ بخیل سے بھی بچنا۔ کیونکہ وہ تم سے ان چیزوں کو چھڑا دے گا جن کی تجھے بہت احتیاج ہے۔ بد عمل انسان کی دوستی سے احتراز کرنا کہ وہ تمہیں ادنیٰ سی چیز کے بدلہ فروخت کر دیتا ہے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۹)

علم و مال

کمیل بن زیاد کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا

علم تیری حفاظت کرتا ہے اور مال کی حفاظت تجھے کرنا ہوتی ہے۔

علم عمل کرنے سے بڑھتا ہے اور مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے۔

اس ضمن میں مزید فرمایا۔

مال کے سبب جو حاصل ہوتا ہے وہ مال کے جانے سے جاتا رہتا ہے۔ مال جمع کرنے والے زندہ ہوتے ہوئے مر گئے لیکن علماء ہمیشہ کی زندگی پا گئے کہ ان کے جسم مفقود ہو گئے لیکن ان کی باتیں دلوں میں موجود رہتی ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ص ۸۰)

فرمایا۔

حاملینِ علم کی موت سے علم مر جاتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء ص ۸۰

فرمایا۔ آدمی سوائے اپنے رب کے کسی سے امید نہ رکھے۔ صرف اپنے گناہ سے ڈرے جو علم نہیں رکھتا وہ علم سیکھنے سے شرم نہ کرے۔ اگر اس سے وہ بات پوچھی جائے جس کا اسے علم نہیں تو یہ کہنے میں شرم محسوس نہ کرے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء حصہ دوم ص ۲۷۲)

گمنام شخص

اس گمنام شخص کو مبارک جس نے لوگوں کو پہچان لیا لیکن لوگ اسے نہیں پہچانتے۔

کم ہنسو

فرمایا غصہ پی جاؤ اور کم ہنسو تاکہ دلوں کو شادابی حاصل ہو۔

نیند اور بیداری

لوگ غفلت میں پڑے سو رہے ہیں۔ جب مر جائیں گے بیدار ہو جائیں گے۔

ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء حصہ دوم ص ۲۷۲

بقیہ: ص ۴

کو چھپاتے ہیں۔ جہاں تک انگریزوں کے ہندوستان کو فتح کرنے کا سوال ہے کہا جاتا ہے کہ یہ غداروں کی سازش تھی۔ ہم دلیل کے لئے اس بات کو مان لیتے ہیں لیکن یہ بتائیے کہ وہ کون سا ہمارا معاشرہ ہے جو اس طرح غداروں کی ایک فوج تیار کر لیتا ہے اس کی کوئی وجہ کبھی بیان نہیں کی گئی کہ اس کیفیت کو کیوں روکا نہیں گیا حالانکہ یہ باتیں حاکم وقت سے متوقع ہیں۔ کسی سنجیدہ مؤرخ نے یہ کہنے کی جرأت نہیں کی کہ ۱۶ ویں اور ۱۷ ویں صدی میں انگلستان جو کہ اس قدر چھوٹا تھا اُسے مغلوں کے ایک صوبے کے برابر کہا جا سکتا ہے کی عالمی تجارت سارے ہندوستان سے زیادہ تھی۔ برطانوی بحری بیڑہ ساری دنیا کا چکر لگا رہا تھا۔ مغل پرتگالی بحریہ سے ڈر رہے تھے وہ ہندوستان پر حملہ آور ہو رہا تھا ہندوستانیوں کے پاس لڑنے کے لئے تلواریں تھیں جب کہ انگریز نہایت اعلیٰ توپوں سے لڑتا تھا۔ بعد ازاں ہندوستانیوں نے یورپ سے اسلحہ خریدا یہ اسلحہ ہندوستانیوں نے ہندوستانی فیکٹریوں میں تیار نہیں کیا تھا۔

یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ مولویوں نے اور متشدد مسلمانوں نے جنہیں مغرب غلطی سے بنیاد پرست کہتا ہے قرآن مجید کئی دفعہ پڑھا ہو گا تاکہ قرآن مجید پڑھنے کی نیکی کے بدلے انہیں جنت مل جائے لیکن مجھے ڈر ہے کہ انہوں نے یا کم از کم ان کی اکثریت نے اس مقدس کتاب کی دی گئی ہدایت کو نہیں سمجھا۔ ان ہدایات میں سے ایک اہم ہدایت یہ ہے کہ اپنی غلطیوں کا اعتراف کرو یہی وہ بات ہے جو اُن غلطیوں کو درست کر سکتی ہے یہ بات یاد دلائی گئی ہے کہ

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم مولوی عبدالمغنی صاحب زاہد سیرالیون سے لکھتے ہیں:

خدا کرے آپ بمع رفقائے کار خیر و عافیت سے ہوں۔ میں انتہائی شرمندہ اور معذرت خواہ ہوں کہ اتنا عرصہ تک آپ کی خدمت میں خط نہیں لکھ سکا۔ سیرالیون پہنچتے ہی مکرم امیر صاحب مجھے ملک کے شمالی حصہ کے دور دراز علاقوں میں دورہ پر اپنے ہمراہ لے گئے۔ فری ٹاؤن واپس آکر پھر کچھ عرصہ ٹھہر کر BO روانہ ہوا۔ یہاں آکر جامعہ احمدیہ کا چارج لیا اور اس کے ساتھ ہی بیمار پڑ گیا۔ کئی دن تک بہت تکلیف رہی۔ ایسا شدید ملیریا بخار ہوا جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ نائیجیریا میں بھی کبھی کبھی بخار ہو جاتا تھا مگر اس بخار نے تو جان نکال کر رکھ دی ہے۔ ساری طاقت اور توانائی نچوڑ کر لے گیا ہے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت بحال ہو رہی ہے معمول کے کام تو تھوڑے بہت ہفتہ دس دن کے بعد ہی شروع کر دئیے تھے۔ بیمار ہوں تو احساس ہوتا ہے کہ صحت کتنی بڑی اور عظیم نعمت ہے۔ بغیر صحت کے نہ عبادت ہو سکتی ہے نہ خدمت دین۔ از راہ کرم مجھے دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ بیماریوں اور ہر قسم کی مشکلات سے محفوظ رکھے اور احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق ملتی رہے۔

ہمارے جامعہ احمدیہ کی اپنی علیحدہ اور مستقل عمارت عنقریب بننے والی ہے۔ تدریس کا کام سیکنڈری سکول کے ایک حصہ میں ہوتا ہے۔ طلباء کا ہوسٹل بیت الذکر کے پیچھے پرانی عمارت میں ہے خاکسار کی رہائش احمدیہ سکول کے پرنسپل صاحب کی رہائش گاہ سے ملحقہ کوارٹر میں ہے۔ جامعہ میں فی الحال کل ۱۳ طلباء ہیں اگلے سال ۲۰ تک تعداد پہنچ جائے گی۔ حضور انور ایدہ اللہ کی خصوصی توجہ اور عنایت کی وجہ سے جو اس ادارہ پر حضور فرما رہے ہیں۔ امید ہے کہ جامعہ کی مستقل بلڈنگ کی تعمیر کا کام بھی جلد ہی شروع ہو جائے گا۔

نائیجیریا میں تو آپ کو لمبا عرصہ خدمت کا موقعہ ملا تھا۔ مگر سیرالیون میں مختصر قیام کے باوجود آپ کی تاریخی خدمات کے آثار اور یادگاریں جگہ جگہ نظر آتی ہیں۔ ہمارے بو کے سکول میں آپ کی کئی تصاویر لگی ہوئی ہیں۔ متعدد احباب جماعت سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے نہایت اچھے الفاظ میں آپ کا تذکرہ کیا۔ خصوصاً ڈاکٹر ادریس بنگورہ صاحب آپ کے بہت مداح ہیں۔ وہ آجکل BO کے ہسپتال میں ملازم ہیں۔ شام کو پرائیویٹ کلینک بھی کرتے ہیں۔ مربیان اور طلباء جامعہ کا علاج مفت کرتے ہیں اور بہت مہربانی سے پیش آتے ہیں۔ میری حالیہ بیماری کے دوران انہوں نے خدمت کا حق ادا کر دیا۔ اور بڑی توجہ اور محبت کے ساتھ علاج کیا۔ اتفاق سے انہی دنوں "کاغذی پیرہن" کے تحت آپ کے مضمون میں ان کا تذکرہ بھی شائع ہوا تھا۔ میں نے جب انہیں بتایا تو بہت خوش ہوئے اور خوشگوار حیرت کا اظہار کیا کہ محترم سیفی صاحب نے اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود مجھے یاد رکھا اور پھر الفضل جیسے عالمگیر اخبار میں میرے متعلق تعریفی کلمات لکھ کر دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احباب سے میرا تعارف کروا دیا۔

خدا کا شکر ہے میرے پہنچنے سے پہلے "الفضل" جامعہ کے نام جاری ہو چکا تھا۔ اخبار کا پیکٹ ملتے ہی غیر معمولی خوشی ہوتی ہے یوں تو ہر احمدی ہی اپنا اخبار پا کر بہت خوش ہوتا ہے۔ مگر جسے کچھ عرصہ اس اخبار کی خدمت کرتے رہنے کی سعادت ملی ہو اسے ہزاروں میل دور "الفضل" دیکھ کر اپنائیت کے احساس کے تحت دوہری خوشی حاصل ہوتی ہے۔ پرانے ساتھی اور بزرگ یاد آجاتے ہیں۔ ان سب کی خوشبو پرچے میں سے آتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اخبار ہاتھ میں لیتے ہی ایسے لگتا ہے جیسے اسی مجلس میں دوبارہ پہنچ گیا ہوں۔ محترم آغا صاحب۔ محترم شوق صاحب۔ محترم شاہ صاحب۔ محترم مرزا صاحب۔ میاں صاحب مصطفےٰ صاحب۔ غلام رسول صاحب۔ کتابت کرنے والے دوستوں اور منیجر صاحب کے ساتھ کام کرنے والے سبھی ساتھیوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ تمام بزرگوں اور دوستوں کے ساتھ بہت اچھا وقت گزرا شاید ایسا خوشگوار ماحول پھر کبھی میسر نہ آئے۔ میٹنگ بہت یاد آتی ہے آپ کی ہلکی پھلکی گفتگو جو عموماً آپ کی کامیاب زندگی کے تجربات کے نچوڑ پر مشتمل ہوتی تھی میرے جیسے نوآموزوں کے لئے بہت مفید اور کارآمد ہو سکتی ہے۔ آپ نے میری بہت سی کوتاہیوں اور لغزشوں کے باوجود ہمیشہ چشم پوشی فرمائی اور نرمی کا سلوک کیا۔ جس کا میرے دل پر بہت اثر ہے اور میں ہمیشہ آپ کا شکر گزار رہوں گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور آپ کی صحت اور عمر میں بہت برکت ڈالے اور ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے

سب دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں (سلام) اور دعا کی درخواست عرض کر دیں۔ محترم عبدالستار خان صاحب کا میں نے اوپر ذکر نہیں کیا۔ ان کی خدمت میں بھی سلام عرض ہے۔ موقعہ ملنے پر اللہ نے چاہا تو علیحدہ علیحدہ خط لکھنے کی بھی کوشش کروں گا۔

خاکسار کے چچا جان پچھلے دنوں پاکستان میں سڑک کے ایک حادثہ کے دوران وفات پا گئے تھے۔ ان کے بارہ میں ایک مختصر سا مضمون ارسالِ خدمت ہے۔ شائع کر کے ممنون فرمائیں۔ اس خیال سے کہ لفافہ بھاری نہ ہو جائے کاغذ کے دونوں طرف لکھا ہے حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ اسے پسند نہیں فرماتے۔ امید ہے مجبوری کا خیال کرتے ہوئے معاف فرمائیں گے۔

دعاؤں کی درخواست کے ساتھ خدا حافظ!

بقیہ صفحہ ۵

حضرت یونس نبی علیہ السلام تکلیف کے اوقات میں اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کرتے کا اعتراف کرتے ہیں جن سے غلطیاں سرزد ہوتی ہیں اگر یہ بات نہیں تو پھر اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ میں یقیناً ظالموں میں سے ہوں۔

مسائل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا چاہئے اور اس بات کا تجزیہ کرنا چاہئے کہ ۱۴ ویں صدی کے آغاز سے ہر قسم کے ضابطہ اخلاق جس میں تاریخ سماجی امور، نفسیاتی امور اور سائنس شامل ہے کہ علماء کیا غلطیاں کرتے رہے ہیں اس بات کا بھی مطالعہ کرنا چاہیئے کہ وہ کون سی باتیں ہیں جنہوں نے مغرب کو بلندی عطا کی اور دنیا کا سردار بنا دیا۔ خاص طور پر اقتصادیات میں تمام مسلم ممالک میں کھل کر اس بات پر بحث ہونی چاہیئے کہ مسلمانوں کو کس طرح موجودہ پستی کی حالت سے نکالا جا سکتا ہے۔ مولوی اور متشدد مسلمان نزدیک تر راہ کے لئے جو دراصل ذمہ داری سے گریز کے مترادف ہے مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ مولویوں کی تعریف اسلام کو اختیار کریں اور وہ کہتے ہیں کہ ایسا کئے بغیر کوئی ترقی حاصل نہیں کی جا سکتی اگرچہ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ ہر گروہ کے مولویوں کی اسلام کی تعریف جداگانہ ہے جو لوگ ان کی تعریف کے ماتحت نہیں آتے وہ غلط کار ہیں بلکہ ان میں سے بعض کو کافر بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ عوام الناس کے اسلام میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ اگر کوئی خرابی ہے تو ان کے رہنماؤں میں ہے چاہے روحانی رہنما ہوں یا سیاسی، ان کا نقطہ نظر مسائل کے متعلق درست نہیں ہے۔ یہ درست لیکن مشکل راستہ اختیار نہیں کرنا چاہتے۔ یہ مشکل کام سے گریز کے لئے نزدیک تر راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

مسٹر مجیب میری تجویز ہے اس بات پر ایک مباحثہ شروع کیا جائے کہ ماضی میں مسلمانوں سے کیا غلطیاں ہوئی ہیں اور اب کس طرح ان کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ اس دوران علماء کو چاہیئے کہ وہ وجوہات اور نتائج کا گہرا مطالعہ کریں۔

(ڈان ۲ جنوری ۱۹۹۳ء)

ہر سال گذشتہ سال سے بڑھا ہوا ہو

فرمایا: "خدا تعالیٰ نے تمہارے اندر ایسی روح پیدا کر دی ہے کہ تم نے ہر حال بڑھنا ہے۔ چاہے تمہارا ارادہ اور عزم ساتھ شامل ہو یا نہ ہو۔ پھر جس طرح یہ نہیں ہو سکتا کہ پانچ چھ سال کے بچہ کا لباس آٹھ نو سال کی عمر کے بچہ کو پورا آسکے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ تمہارے پچھلے سال کا چندہ اگلے سال کے لئے کافی ہو۔ جب تک تم پہلے سے زیادہ قربانی نہیں کرو گے جب تک تم اپنے چندے کو اپنے پہلے سالوں سے زیادہ نہیں بڑھاؤ گے۔ جب تک تم چندہ دینے والوں کی تعداد ہر سال بڑھاتے نہیں جاؤ گے تمہارا لباس تمہارے جسم پر بے جوڑ معلوم ہو گا۔۔۔۔ اگر تمہاری شہرت کے مقابلہ میں تمہارا کام اور تمہارا چندہ کم ہو تو سب دیکھنے والوں کو تمہارا یہ عیب نظر آئے گا۔ تمہارا کام آج ہر قوم کے سامنے ہے"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہوکر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقف نو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی۔

(ادارہ)

عتیق الرحمان ابن خلیل احمد
گوجرانوالہ

ثناء اللہ ورک ابن منصور احمد ورک
گوجرانوالہ

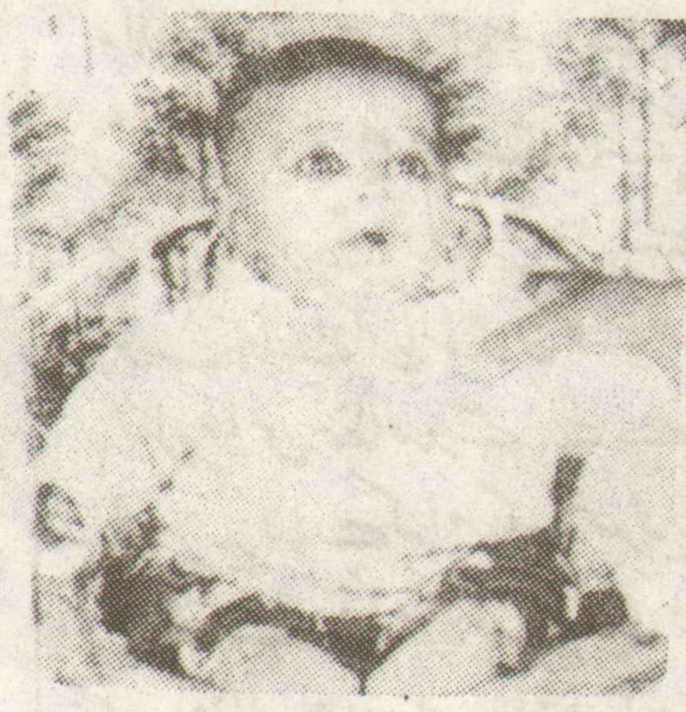

کاشفہ فراز بنت فیروز دین
گوجرانوالہ

جنید اظہر ابن اظہر اقبال
گوجرانوالہ

صباحت احمد ابن مبارک احمد طاہر
گوجرانوالہ

اویس احمد سہیل ابن محمد انور سہیل
گوجرانوالہ

بلال اکبر ابن مقصود الرحمان
گوجرانوالہ

محمد احمد ابن بشارت احمد
گوجرانوالہ

عبدالرزاق ابن مبارک احمد
گوجرانوالہ

محمد لقمان ابن محمد ذوالفقار علی
گوجرانوالہ

ظفر اقبال ابن خادم حسین
حافظ آباد

رفاقت احمد ابن خالد محمود
حافظ آباد

امۃ المعیز بنت ناصر محمود وڑائچ
گوجرانوالہ

اسد بلال ابن حبیب احمد
گوجرانوالہ

عثمان احمد ابن اسجد میر
گوجرانوالہ

ذیشان احمد ابن محمد بوٹا
گوجرانوالہ

مرزا عدیل احمد ابن مرزا عبدالخالق
گوجرانوالہ

سعدیہ قدیر ابن قدیر احمد
گوجرانوالہ

وسیم احمد ابن محمد سعید بھٹی
گوجرانوالہ

ناجیہ خلیل بنت خلیل احمد ناصر
گوجرانوالہ

زاہد احمد ابن غلام رسول
کوٹ شیرا ضلع گوجرانوالہ

حنان احمد ابن اسجد میر
گوجرانوالہ

راشد علی ابن ظہور احمد
گوجرانوالہ

زنیرہ مقصود بنت شیخ مقصود احمد
گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۸ ۔ جنوری۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ سردی کی شدت حسب معمول ہے۔

○ بلاول ہاؤس کراچی میں ساؤتھ ایشیا سوسائٹی کے ایک وفد نے حزب اختلاف قومی اسمبلی کی لیڈر کو انسانی حقوق کا ایوارڈ دیا۔ محترمہ بینظیر بھٹو نے اس موقعہ پر کہا کہ انسانی حقوق کو کچلا جا رہا ہے۔ حکومت کی جانب سے عوام کو کوئی تحفظ نہیں۔ خواتین سے اجتماعی زیادتی کے واقعات مسلسل ہو رہے ہیں۔

○ امریکہ کے نئے منتخب صدر بل کلنٹن کو قتل کرنے کی دھمکیاں دینے والے شخص کو دس ماہ قید کی سزا دی گئی ہے۔ ملزم کی تین سال تک نگرانی کی جائے گی۔ اور وہ اپنے پاس کوئی ہتھیار نہ رکھ سکے گا۔

○ صدر بل کلنٹن کے نامزد وزیر خارجہ کا کہنا ہے کہ نئی امریکی انتظامیہ پاکستان اور برما میں آزادانہ انتخابات اور انسانی حقوق کو فروغ دیگی۔ ایشیائی ممالک میں انکے معاشرے اور دنیا بھر کے بارے میں غیر سنسر شدہ اطلاعات کی فراہمی کے لئے ریڈیو فری ایشیا قائم کیا جائے گا۔

○ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے نجی شعبہ میں میڈیکل کالجوں کے قیام کی منظوری نہ دینے اور قانون میں ترمیم کر کے پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے اختیارات میں اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ امریکی فوج نے موغادیشو کے قریب گولہ بارود کے بڑے ذخیرہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ گولہ بارود دس صندوقوں میں چھپایا ہوا تھا۔ اور اس میں مشین گنیں بارودی سرنگیں اور میزائل بھی شامل ہیں۔

○ پنجاب میں ناخواندگی ختم کرنے کے لئے نیا منصوبہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تدریسی فرائض انجام دینے والوں کو ۵۰۰ روپیہ مشاہرہ ملے گا۔

○ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل سفیر جمشید مارکر نے اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کا نیوکلیائی پروگرام بالکل پرامن مقاصد کے لئے ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ امریکہ کشمیریوں کو دہشت گرد کہتا ہے۔ تو امریکیوں نے بھی دس سال تک افغانستان میں دہشت گردی کی۔ کشمیر میں آزادی کی جدوجہد کرنے والے دہشت گرد نہیں۔ لوگ کہتے ہیں پاکستان اسلامک بم بنا رہا ہے۔ پھر تو قازقستان کے پاس ۱۶۰۰ اسلامک بم موجود ہیں۔

○ اتحادیوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ عراق پر کسی وقت بھی بھرپور حملہ کیا جا سکتا ہے فضائی حملہ آج رات متوقع ہے۔ عراقی حکام نے کہا ہے کہ اگر اتحادی طیارے عراق کی حدود میں داخل ہوئے تو انہیں مار گرایا جائے گا۔

○ لیبیا نے پاکستانیوں پر اپنی بچت کا محدود حصہ بھی بیرون ملک منتقل کرنے کی پابندی لگا دی ہے اور اس خیال کا بھی اظہار کیا جا رہا ہے کہ لیبیا نے پاکستانی باشندوں کو نکالنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ چین کی وزارت شہری امور نے بتایا ہے کہ پچھلے سال قدرتی آفات سے ۲۸۰۰۰۰۰۰ افراد متاثر ہوئے تھے اور انیس لاکھ مکان تباہ ہوئے ہیں۔ چین میں خشک سالی کا دور دورہ ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس وجہ سے الھہ افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

○ ہندوستان میں وہاں کے انتہا پسند ہندو رہنما بال ٹھاکرے نے کہا ہے کہ ہم نے جو کچھ کیا اس پر ہمیں افسوس نہیں مسلمانوں کو دبانا ضروری تھا۔ اگر مسلمانوں پر حملے نہ کئے جاتے تو مسلمان سارے ملک میں مظاہرے کرتے۔

○ عراق نے اقوام متحدہ کو تجویز پیش کی تھی کہ اقوام متحدہ کی پروازیں اردنی علاقوں سے داخل ہوں۔ لیکن اقوام متحدہ نے اس طرح پروازیں بحال کرنے کی یہ عراقی تجویز مسترد کر دی ہے۔ اور کہا ہے کہ اس میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ غیر عملی ہے۔ اگر اردنی علاقے سے پروازیں عراق میں داخل ہوئیں تو کمیشن مؤثر طریقے سے کام انجام نہیں دے سکے گا۔

○ بمبئی کے فسادات میں ایک ایرانی ہلاک ہو گیا ہے اور بہت سے ایرانیوں کی دکانوں اور مکانات کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں بھارتی وزیر اعظم نرسیما راؤ نے بھارت میں ایرانی سفیر سے معذرت کی ہے۔

○ عراق کے نائب وزیر اعظم نے ایک پریس کانفرنس کے موقع پر کہا ہے کہ بل کلنٹن کے حلف اٹھاتے ہی امریکہ کے ساتھ نئے دور کا آغاز ہو گا۔ صدر بش نے صدام کے ذاتی عناد کی وجہ سے عراق پر جنگ مسلط کی تھی۔

○ روزنامہ جنگ نے اپنے ادارتی کالم میں کہا ہے کہ ڈش انٹینا کی تیاری یا درآمد اور استعمال پر پابندی سے ہم کسی طرح اپنے معاشرے کو ایک بند سوسائٹی میں تبدیل نہیں کر سکتے اور اس بات کا بھی خدشہ موجود ہے کہ اگر ایسی کوئی پابندی لگائی گئی تو پھر یہی کام چور دروازوں کے ذریعے ہونا شروع ہو جائے گا۔

○ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ بل کلنٹن کے اقتدار سنبھالنے کے فوراً بعد پاکستان اور بھارت کے درمیان سرد جنگ ختم کرانے کے لئے امریکہ عملی کوششوں کا آغاز کر دیگا۔ اس سلسلے میں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ امریکہ مسئلہ کشمیر پر پاکستان بھارت کے نمائندوں اور کشمیری رہنماؤں کی کانفرنس بلائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ جلد ہی امریکہ کی اہم سرکاری شخصیت دونوں ملکوں کا دورہ کرے گی ڈیموکریٹک دانش وروں کا خیال ہے کہ کشمیر میں استصواب اب ممکن نہیں رہا۔ مسئلہ اتفاق رائے سے حل کرنا ہو گا۔

○ سرکاری ملازمین کو گھریلو خریداری کے لئے کریڈٹ کارڈ جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تمام یوٹیلٹی سٹوروں سے خریداری کی جا سکے گی۔ قیمتیں متعلقہ محکموں سے وصول کی جائیں گی۔

○ صدر مملکت غلام اسحاق نے کہا ہے کہ پاکستان سعودی عرب کے ساتھ اپنے تعلقات کی بڑی قدر کرتا ہے۔ آپ تبوک کے گورنر سے گفتگو کر رہے تھے۔

صاحبِ اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔
اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

۔ چھوٹا قد کورس	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
۔ بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
۔ مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITTI CHOUR COURSE
۔ بے بی گروتھ کورس	۳۰/-	BABY GROWTH COURSE
۔ سوکھا پن کورس	۶۰/-	MARASMUS COURSE
۔ بے بی ٹانک	۱۲/-	BABY TINIC
۔ آہستہ دانت نکلنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
۔ بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULER TEETH CURE

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

ضرورت برائے ورکرز

ہمیں اپنی گارمنٹس فیکٹری کیلئے سلائی اور کڑھائی جاننے والے ورکرز کی ضرورت ہے۔
پتہ برائے رابطہ:
مینجر حبیبہ انڈسٹریل ہوم ۲۱/۱۸ دار الرحمت وسطی ربوہ
فون نمبر ——— ۷۸۳

پتہ

جبوب مفید اٹھرا	اکسیر اولادِ نرینہ	زدجام عشق	روشن کاجل	تریاقِ معدہ
۱۵ گرام ۱۶/-	(کورس)	خاص	۵/- روپے	۱۰/- روپے
۶۰ گرام ۴۸/-	۱۵۰/- روپے	۴۸۰/- روپے		۲۰/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
NASIR ناصر